اور اسی سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ آپس میں سوال و جواب کرتے کرتے کس طرح وہ دوزخ میں پڑے ہوئے مجرمین کو بھی مخاطب کرنے اور ان کے دوزخ میں پڑنے کا سبب معلوم کرنے کا موقع نکال لیں گے۔ فرمایا ہے:

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ۝ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ (الصّٰفّٰت ۳۷: ۵۰-۵۵)	پس اہل جنت ایک دوسرے کی طرف سوال و جواب کرتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔ ان میں سے ایک کہے گا، دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا جو کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی قیامت کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو! بھلا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا جزا اور سزا کے لیے اٹھائے جائیں گے! کہیں گے، بھلا جھانک کر دیکھو تو سہی! تو وہ جھانک کر دیکھے گا تو اس مجرم کو دوزخ کے بیچ میں دیکھے گا۔

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ (۴۲)

یعنی اہل جنت آپس میں مجرموں سے متعلق سوال و جواب کرتے کرتے اہل دوزخ کو مخاطب کر کے ان سے بھی پوچھ لیں گے کہ بتاؤ تمھیں دوزخ میں کیا چیز لے گئی!

قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ (۴۳-۴۷)

اہل دوزخ کا اعتراف

اہل دوزخ ان کے جواب میں اعتراف کر لیں گے کہ ہمارے اعمال ہی ہمیں یہاں لانے والے بنے ہیں۔ قصور سارا ہمارا اپنا ہی ہے، کسی دوسرے کا نہیں ہے۔

سب سے پہلے وہ اپنے اس جرم کا اعتراف کریں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔ یہ امر یہاں ملحوظ رہے کہ دین کے عقائد میں جس طرح توحید کو سب پر تقدم حاصل ہے اسی طرح اعمال میں نماز کو سب پر تقدم حاصل ہے۔ ہر نبی نے سب سے پہلے اسی عمل کی دعوت دی ہے اور اسی کے اہتمام اور اسی کے ترک پر دین کو منحصر بنایا ہے۔

اس کے بعد وہ اپنے عدم انفاق کا اعتراف کریں گے کہ وہ مسکینوں کو کھلانے کے روادار نہ تھے۔ اعمال میں نماز کے بعد دوسرا درجہ انفاق کا ہے اور انہی دونوں پر تمام اعمالِ صالحہ کی عمارت قائم ہے۔ ہم جگہ جگہ اس حقیقت کی وضاحت کر چکے ہیں کہ نماز بندے کا تعلق خالق سے استوار کرتی ہے

اور زکوٰۃ (انفاق) اس کو خلق سے جوڑتی ہے اور انہی دو کی استواری پر آدمی کے دین کی استواری کا انحصار ہے۔

اس کے بعد وہ اس امر کا اعتراف کریں گے کہ قیامت اور جزا و سزا کے باب میں جس طرح کی نکتہ چینیاں اور موشگافیاں دوسرے کرتے تھے اسی طرح کی موشگافیاں کرنے والوں میں وہ بھی رہے ہیں اور انہی موشگافیوں کی آڑ سے کر انھوں نے جزاء و سزا کے دن کو جھٹلایا یہاں تک کہ موت آگئی اور اس نے ان تمام چیزوں کا یقین دلا دیا جن کے بارے میں وہ شکوک پیدا کرتے رہے تھے۔

'كُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ' سے اشارہ اس طرح کی باتوں کی طرف ہے جس کی ایک مثال دوزخ پر مامور فرشتوں کی تعداد کے بارے میں اوپر گزر چکی ہے۔

'خوض فی الحدیث' کے معنی ہیں کسی بات میں مین میکھ نکالتے نکالتے کہیں سے کہیں جا نکلنا اور اس کو فتنہ اور حق سے انحراف کے لیے بہانہ بنا لینا۔

'حَتّٰى أَتَانَا الْيَقِينُ' یقین کے اصل معنی تو یقین ہی کے ہیں لیکن چونکہ موت کے بعد تمام مابعد الموت حقائق آدمی پر روشن ہو جاتے ہیں اور وہ ان کے یقین پر مجبور ہو جاتا ہے اس وجہ سے موت کو بھی یقین سے تعبیر کرتے ہیں جس طرح ایک شے کے لازم سے خود اس شے کو تعبیر کر دیتے ہیں۔

یہاں مجرموں کے جو اعترافات نقل ہوئے ہیں وہ اس حقیقت کے اثبات کے لیے نقل ہوئے ہیں جو اوپر 'كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ' کے الفاظ سے بیان ہوئی ہے تاکہ جو نادان اپنے خاندان، اپنے حسب و نسب اور اپنے شرکاء و شفعاء کے بل پر جزاء و سزا کا مذاق اڑا رہے تھے ان کے کان اور ان کی آنکھیں کھلیں اور ان پر یہ حقیقت خود ان کے ہم مشربوں کی زبان سے واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نیک اعمال کے سوا کوئی چیز کام آنے والی نہیں ہے۔

فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ (۴۸)

مشرکین کی مزعومہ شفاعت کی نفی

یہ ان کے مزعومہ شفعاء اور ان کی مفروضہ شفاعت کی نفی فرمائی ہے کہ نہ وہاں ان کے مزعومہ شفعاء ہوں گے اور نہ ان کی شفاعت۔

یہاں کلام عربیت کے اسلوب پر ہے جس کو 'نفی الشیء بنفی لازمہ' سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جس کی وضاحت ہم اس کے محل میں کر چکے ہیں۔ امرء القیس نے ایک صحرائی راستہ کی تعریف میں کہا ہے کہ 'لا یھتدی بمنارہ' اس کے منارہ سے رہنمائی نہیں حاصل کی جاتی۔ اس کا مطلب ظاہر ہے کہ یہی ہو سکتا ہے کہ اس میں منارے ہیں ہی نہیں کہ ان سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ مشرکین کو اپنے جن شفعاء پر ناز تھا ان کے متعلق قرآن نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ 'إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ' (النجم - ۵۳: ۲۳) (یہ